| Barelvi Mazhab Aik Ganda Gustaakh Mazhab hai |

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احمد رضا خان اعلیٰ نسل کا کتا اور اس کی اولاد اعلیٰ نسل کے کتے

قارئین کرام ہوسکتا ہے کہ آپ کو ہمارا یہ عنوان برا لگے مگر کوئی حتمی رائے قائم کرنے سے پہلے ذرا اس حوالے کو بھی پڑھتے جائیں:

''جب سجادہ نشین صاحب نے ایک مرتبہ اعلیٰ حضرت سے **رکھوالی کیلئے دو کتوں** کی فرمائش کی تو اعلیٰ حضرت **اعلیٰ نسل کے دو کتے** خانقاہ عالیہ کی دیکھ بھال کیلئے **بذات خود** دے آئے اور فرمایا کہ حضرت **ان کتوں کو** آپ کی خدمت میں پیش کردیا ہے یہ سارا کام کاج کریں گے اور **رات** کے وقت رکھوالی بھی جانتے ہیں یہ **دو کتے کون تھے آپ کے دونوں صاحبزادگان**، جن میں سے ایک **حضرت** قبلہ مفتی اعظم ہند تھے، اور دوسرا تو زمانہ ہوا غریق رحمت ہوگئے۔

(انوار رضا: ص ۲۳۸ فروری ۱۹۹۸ ضیاء القرآن پبلیکیشنز)

قارئین کرام گدھے سے گدھا پیدا ہوتا ہے، گھوڑے سے گھوڑا، انسان سے انسان اور کتے سے کتا آپ نے سنا ہوگا کہ اولاد باپ کی جنس میں سے ہوتی ہے تو جیسا احمد رضا خان ویسے اس کے بیٹے ہمیں اس حوالے کے بعد احمد رضا خان اور اس کی آل اولاد کے کتے ہونے میں تو کوئی شک نہیں ہے البتہ **''اعلیٰ نسل''** کے کتے ہونا محل نظر ہے۔۔۔

امید کرتا ہوں کہ اب آپ بھی سمجھ گئے ہونگے کہ ہم نے یہ عنوان کیوں قائم کیا؟؟

www.RazaKhaniMazhab.com

www.HaqqForum.com

www.AhleHaq.org

انوارِ رضا
ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
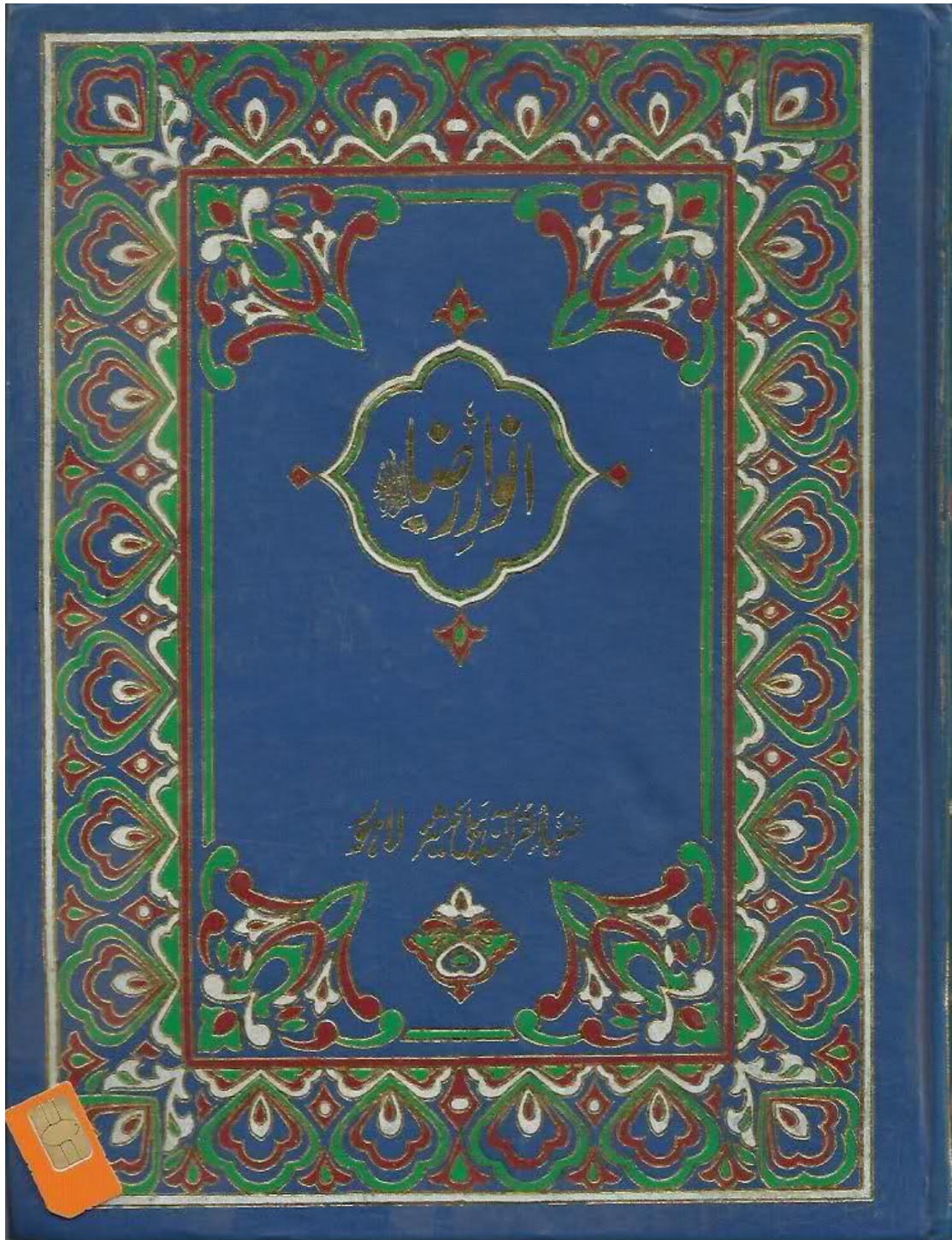
چاہیئے لیکن دوسرے بزرگوں سے بھی اسی طرح احترام وعقیدت سے پیش آنا چاہیئے جس طرح اپنے سلسلے کے بزرگوں سے عقیدت رکھتا ہے
حضرت اپنے پیرومرشد کی حد درجہ تعظیم کیا کرتے تھے اور آپ کے روضہ اقدس پر بہت پر اثر عالمانہ وصوفیانہ تقریر کیا کرتے تھے جب سجادہ
صاحب نے ایک مرتبہ اعلیٰ حضرت سے رکھوالی کے لئے دو کتوں کی فرمائش کی تو اعلیٰحضرت اعلیٰ النسل کے دو کتے خانقاہ عالیہ کی دیکھ بھال کیلئے
دے آئے اور فرمایا کہ حضرت ان کتوں کو آپ کی خدمت میں پیش کر دیا ہے یہ سارا کام کاج کریں گے اور رات کے وقت رکھوالی بھی۔ جانتے
یہ دو کتے کون تھے آپ کے دونوں صاحبزادگان، جن میں سے ایک حضرت قبلہ مفتی اعظم ہند تھے۔ اور دوسرا تو زمانہ ہوا غریق رحمت ہو گئے
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جس سلسلہ میں بھی ہوں پیرومرشد کے انتخاب سے قبل یا بیعت کرنے کے بعد پورے خلوص ودیانت داری کے ساتھ خدمت پیر
شریعت مطہرہ کی پابندی کرنا چاہیئے صوم وصلوٰۃ وتزکیہ نفس ومجاہدہ کی حتی المقدور سعی پیہم کرتے رہنا چاہیئے جب تک کہ آدمی کی جان میں جان ہے
یہی بیعت ہے اب سوال یہ ہے کہ بیعت کسے کہتے ہیں۔ بیعت کہتے ہیں مرشد کے ہاتھ پر بک جانے کو مرید بیعت کے بعد خریدا ہوا غلام ہے اس
کوئی مرضی نہیں ہوتی۔ حضرت شیخ یحییٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ فردوسی سلسلہ کے بہت ہی جلیل القدر بزرگ گذرے ہیں۔ آپ کے مکتوبات تصوف
کی شاندار عکاسی کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ آپ کے مرید حج سے واپس جہاز میں آ رہے تھے۔ جہاز راستہ ہی میں آندھی کی نذر ہو گیا اور
موجوں سے گرداب ہلاکت میں پھنس کر پاش پاش ہو گیا۔ مرید سمندر میں غرق ہونے لگے اچانک حضرت خضر علیہ السلام حاضر ہوتے اور کہا
ہاتھ میں ہاتھ دیجئے۔ آپ کو سمندر کی غرق کر دینے والی لہروں سے بچاتے ہیں۔ لیکن آپ نے فرمایا میں یہ ہاتھ ہرگز نہ دوں گا۔ اس لئے کہ میں اپنے
ہاتھوں میں دے چکا ہوں کہنے لگے حضرت ڈوب جاؤ گے تب مرید صادق نے کہا پروا نہیں ہے۔ ہم اصحاب حسین رضی اللہ عنہ کی طرح
استقلال کا ثبوت دیں گے۔

حضرت خضر علیہ السلام غائب ہو گئے اور پھر حضرت شیخ یحییٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ حاضر ہوئے اور اپنے مرید کو پانی سے نکالا اور ساحل
پہنچایا۔ یہ محض من گھڑت باتیں نہیں ہیں۔ آپ کا معاملہ اگر اپنے شیخ سے استوار ہو۔ عقیدہ مضبوط ہو تو یقیناً امداد غیبی ملتی ہے۔ مدد کرنے والا
نہ رہے۔ مگر اللہ تعالیٰ جو تمام جہانوں کا پالنے والا اور مصیبت کے وقت ان کی مدد کرنے والا ہے۔ یقیناً آڑے وقتوں میں محض اپنے دوستوں
رکھنے کیلئے سفر وحضر میں، دکھ درد میں، ابتلاء وآزمائش میں، زندگی کے ہر سانحہ ہر موڑ پر مدد فرماتا ہے۔ مگر اولیاء اللہ کی پہچان کہاں ہے لوگوں
نے اپنے خاص بندوں کو بہت چھپا رکھا ہے۔ اولیائے متاخرین وسابقین اپنی ولایتوں کو بوقت ضرورت ظاہر کیا کرتے تھے۔ لیکن آج تمام
بے پردگی کا حکم نہیں ہے۔ وقت پڑنے پر بھی کرامتیں ظاہر نہیں ہوتیں۔ ہوتی بھی ہیں مگر پہچانی نہیں جاتیں۔ دیگر دلیلیں وعلتیں ایسی نمایاں ہوتی
غیب ثابت نہیں ہوتا۔ اعلیٰ حضرت کی زندگی میں بیشتر کرامتیں ظاہر ہوئیں مگر کسی کے بات سمجھ میں آئی اور کوئی محض شمس العلماء کہہ کر
میں بقول امام شعرانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ فرماتے ہیں۔ جو چیزیں کہ اولیاء اللہ کی معرفت سے روکتی ہیں۔ ان میں سے اشد حجاب مشہود ومماثلت
ہونا ہے۔ یہ بہت بڑا حجاب ہے۔ اس پردے سے اللہ تعالیٰ نے اکثر اولین وآخرین کو چھپایا ہے حکمت الٰہیہ اس کی متقضی ہے کہ اولیا
کے اعتقاد پر ساری خلق کا اتفاق نہ ہو۔ اور اس میں ایک سر خفی ہے کہ اگر ساری خلق اس ولی کی مصدق ہوتی تو تکذیب مکذبین پر صبر کرنے کا اجر
ملتا۔ جو شخص کسی شخص معین کی تکفیر کرتا ہے گویا وہ اس بات کی خبر دیتا ہے کہ انجام اس کا آخرت میں ہمیشہ ہمیشہ کو آگ میں رہنا ہے۔ شہود
ومماثلت نے اکثر علمائے دین کو مجتہد زمانہ امام عالی وقار کے مزاج عارفانہ کو سمجھنے نہ دیا اور ان کے معاصرین نے ان کا جب بھی موقع
خوب اڑایا۔ گالیاں بھی خوب دیں اور لعنت وملامت بھی جی بھر کر کی۔ ایک مرتبہ آپ کے مرید وحبیب نے آپ سے پوچھا کہ آپ غیر مقلدین
کیوں لکھتے ہیں اور انہیں برانگیختہ کر دیتے ہیں کہ وہ آپ ہی کو گالیاں دینے لگ جاتے ہیں تو آپ نے ان سے فرمایا میاں میں چاہتا ہوں
کہ دشنام طراز، کینہ جو، بدخصلت اور بدمذہب لوگ میرے۔ آقا ومولا فخر موجودات سید السادات احمد مجتبیٰ محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ